کیا مور حلال ہے؟ تفصیلی فتویٰ

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9048

تاریخ اجراء: 14صفر المظفر1446ھ/20اگست2024

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیافرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا اسلام میں مور کھانا، جائز ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مور حلال پرندہ ہے۔اِس کا گوشت کھانے کی شرعاً اجازت ہے، البتہ نہ کھانا بہتر ہے۔

مور کی حِلَّت کی بنیاد ایک فقہی ضابطے پر ہے کہ وہ تمام پرندے کہ جن کی چونچ سیدھی ہوتی ہے، کوّے کے علاوہ سب حلال ہیں اور مور کی چونچ بھی سیدھی ہوتی ہے، طوطے کی طرح مڑی ہوئی نہیں ہوتی، لہٰذا یہ حلال ہے۔ نیز پرندوں میں حرمت کی ایک وجہ "گندی" اور "خبیث" چیزوں کا کھانا بھی ہوتا ہے، جبکہ مور ایسی چیزیں نہیں کھاتا، لہٰذا اِس پہلو سے بھی حلال ہے، البتہ کھانا بہتر کیوں نہیں، اِس کی وجہ نیچے بیان کی جائے گی۔

مور کی حلت کے متعلق نہایت جامع انداز میں علامہ ہاشم ٹھٹھوی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ(وصال:1174ھ/1760ء)اپنی معروف کتاب "فاکھۃ البستان" میں لکھتے ہیں: "وأما الطاوس فقد ذکر فی شرح القدوری: أنہ لا بأس بأکلہ، وھکذا فی جامع الرموز نقلاً من المضمرات، وھکذا فی مطالب المؤمنین. وذکر فی تفسیر المغنی: أن النبی صلى اللہ علیہ وسلم قال: إنہ إذا صاح یقول: "استغفروا أیھا المذنبون" ومن ثم نھی النبی صلى اللہ علیہ وسلم عن قتلہ۔۔۔ وذکر فی فتاوی الزندویسی: أنہ لا بأس بأکل الطاوس، وعن الشعبی: أنہ یکرہ أشد الکراھۃ وبالأول یفتی. کذا فی کنز العباد والجواھر الأخلاطی والحمادیۃ ونعیم الألوان" ترجمہ: مور کے متعلق "شرح القدوری" میں ہے: مور کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ اِسی طرح "جامع الرموز" میں "المضمرات" سے منقول ہے۔ یونہی "مطالب المؤمنین" میں ہے۔ "تفسیر المغنی" میں ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مور جب آواز نکالتا ہے، تو کہتا ہے "اے

گنہگارو! اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرو“۔ اِسی لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔ ”فتاوٰی الزندویسی“ میں کہا گیا: مور کا گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ امام شعبی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے مروی ہے کہ مور کا گوشت سخت مکروہ ہے، البتہ پہلے قولِ حلت پر فتویٰ ہے۔ اِسی طرح ”کنز العباد، جواھر الاخلاطی، الفتاوٰی الحمادیۃ اور نعیم الالوان“ میں ہے۔ (فاکھۃ البستان فی مسائل ذبح وصید الطیر والحیوان، صفحہ 162، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

فتاوٰی عالمگیری میں ہے: ”لا بأس بأکل الطاووس، وعن الشعبی یکرہ أشد الکراھۃ وبالأول یفتی“ ترجمہ: مور کھانے میں کوئی حرج نہیں، البتہ امام شعبی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے منقول ہے کہ وہ اِسے سخت مکروہ جانتے تھے، لیکن پہلے قولِ حِلَّت پر فتوی ہے۔ (الفتاوی الھندیہ، جلد 05، صفحہ 290، مطبوعہ کوئٹہ)

یاد رہے کہ دونوں کتابوں میں مور کی حِلَّت کو ”لا بأس“ کے ساتھ بیان کیا گیا اور رسم الافتاء کے مطابق ”لا بأس“ جواز ثابت کرتا ہے، مگر وہ جواز ”خلافِ اَولیٰ“ کی حیثیت سے ہوتا ہے، یعنی اگرچہ ”لا بأس“ سے جواز ثابت ہو جائے گا، مگر اُس کا غیر بہتر ہوتا ہے، لہٰذا مور کی حلت کو ”لا بأس“ کے الفاظ سے بیان کرنے کا مقتضیٰ یہ ہے کہ اِسے کھانا اگرچہ جائز ہے، مگر نہ کھانا بہتر اور اَولیٰ ہے۔ ”فاکھۃ البستان“ میں ہے: فإن لفظ ”لا بأس“ یدل علی أن الأولی غیرہ، فتدبر“ ترجمہ: ”لا بأس“ کا لفظ اِس امر پر دلالت کرنے کے لیے ہوتا ہے کہ اِس کا غیر ”اَولیٰ“ اور ”بہتر“ ہے۔ اِس میں خوب غور و فکر کرو۔ (فاکھۃ البستان فی مسائل ذبح وصید الطیر والحیوان، صفحہ 160، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اِسے کھانے کے خلافِ اَولیٰ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ شافعیہ کے نزدیک مور کا گوشت حرام ہے اور یہ فقہی ضابطہ ہے کہ جس مسئلہ میں فقہاءِ دین کا اختلاف ہو، وہاں راہِ احتیاط اختیار کرتے ہوئے ”خروج عن الخلاف“ بہتر ہوتا ہے، لہٰذا مور اگرچہ ہمارے نزدیک حلال ہے، لیکن شافعیہ کے نزدیک حرام ہے، تو نہ کھانا ہی بہتر ہے۔ یہی وجہ تھی کہ ماہرینِ فقہ نے اِس کی حِلَّت کو ”لا بأس“ سے بیان کیا۔

فقہی ضوابط کی روشنی میں مور کی حِلَّت:

مفتی محمد نور اللہ نعیمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 1403ھ / 1982ء) نے ایک اِستقرائی قاعدہ بیان کیا، جس کی روشنی میں مور کی حِلَّت بھی ثابت ہوتی ہے۔ آپ نے لکھا: پرندوں کے بارے میں ایک استقرائی قاعدہ یہ بھی ہے

کہ جن کی چونچ مُڑی ہوئی ہے، طوطے کے سوا سب حرام ہیں، جیسے باز وغیرہ **اور جن کی چونچ سیدھی ہے، وہ کوے کے بغیر سب کے سب حلال ہیں،** جیسے کبوتر، فاختہ، گیری، لالی، تلیر وغیرہ۔(فتاویٰ نوریہ، جلد03، صفحہ253، مطبوعہ دارالعلوم حنفیہ فریدیہ، بصیر پور)

مور کی چونچ لمبی اور سیدھی ہوتی ہے، لہذا اس ضابطہ کی روشنی میں مور حلال ہے۔

دوسری وجہِ حِلّت یہ بھی ہے کہ مور گندی چیزیں نہیں کھاتا، کہ جس کے سبب دیگر گندگی کھانے والے پرندوں کی طرح اس کی حرمت ثابت ہو، چنانچہ ابو البقاء علامہ کمال الدین دَمیری شافعی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال:808ھ/1405ء) نے مور کے متعلق احناف کا مذہب بیان کرتے ہوئے لکھا: "وقیل: حلال؛ لعدم أکله المستقذرات واللحوم" ترجمہ: اور کہا گیا کہ یہ حلال ہے، کیونکہ یہ گندی چیزیں اور گوشت نہیں کھاتا۔(النجم الوھاج فی شرح المنھاج، جلد09، صفحہ553، مطبوعہ دار المنھاج، جدۃ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم